قاعدہ نمبر 1

محمد شہزاد متعلّم دالعلوم محمدیہ غوثیہ بادامی باغ لاہور

فعل مجرد کی دو قسمیں ہیں
(۱) ثلاثی (۲) اور رباعی۔
پس ثلاثی کے اپنے مضارع کے ساتھ چھ ابواب ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) نَصَرَ یَنْصُرُ (۲) ضَرَبَ یَضْرِبُ
(۳) فَتَحَ یَفْتَحُ (۴) فَرِحَ یَفْرَحُ
(۵) کَرُمَ یَکْرُمُ (۶) حَسِبَ یَحْسِبُ

جبکہ رباعی مجرد کا صرف ایک ہی وزن ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس کے مضارع میں حرف مضارع مضموم اور ~~ماقبل~~ آخر سے ~~ماقبل مفتوح~~ ماقبل مکسور ہوتا ہے۔ طَمْأَنَ یُطَمْئِنُ

تمرین نمبر (2) - الف

(۱) رَسَمَ یَرْسُمُ۔ یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے
(۲) کَسَرَ یَکْسِرُ۔ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے
(۳) سَأَلَ یَسْأَلُ۔ یہ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے
(۴) مَشَى یَمْشِی۔ یہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے

(۷) شَكَرَ يَشْكُرُ ۔ یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہے۔
(۸) غَفَرَ يَغْفِرُ ۔ یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ہے۔
(۹) عَظُمَ يَعْظُمُ ۔ یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہے۔
(۱۰) نَزَلَ يَنْزِلُ ۔ یہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ہے۔

چار فعلوں کو جملہ مفیدہ میں رکھو۔

(۱) يَسْأَلُ السَّائِلُ بِالْاِسْتِفَادَةِ۔
(۲) يَكْسِرُ الْوَلَدُ الزُّجَاجَ۔
(۳) يَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ
(۴) يَغْفِرُ اللّٰهُ التَّائِبِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

ب۔ آنے والے ہر فعل کا مضارع ذکر کریں پھر اس کو جملہ مفیدہ میں رکھیں۔

(۱) تَرْجَمَ يُتَرْجِمُ (۲) خَرَجَ يَخْرُجُ
(۳) شَرِبَ يَشْرَبُ (۴) فَتَحَ يَفْتَحُ
(۵) ذَخَرَ يَذْخَرُ۔

جملے:

(۱) يُتَرْجِمُ الْمُتَرْجِمُ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ
(۲) يَخْرُجُ الْمُهَنْدِسُ مِنَ الْبَيْتِ
(۳) لِيَشْرَبْ الْقِطُّ اللَّبَنَ
(۴) يُفْصِحُ الْأَعْجَمِيُّ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ
(۵) لِيَخْرُجِ الْوَلَدُ الْحَجَرِ إِلَى الْوَادِي

مشق نمبر (۵) تمرین نمبر (۱)

لَوْ عَرَفَ الْإِنْسَانُ مِقْدَارَهُ
لَمْ يَفْخَرِ الْمَوْلَى عَلَى عَبْدِهِ

ترجمہ:

اگر انسان اپنی قدر و قیمت کو پہچان لے۔ تو آقا اپنے غلام پر فخر نہ کرے

أَمْسِ الَّذِي مَرَّ عَلَى قُرْبِهِ
يَعْجِزُ أَهْلُ الْأَرْضِ عَنْ رَدِّهِ

وہ کل جو کسی کے پاس سے گزر گیا
زمین پر رہنے والے ہرگز اسے لوٹا نہیں سکتے

قاعدہ نمبر ۲) ثلاثی مزید فیہ کی تین اقسام ہیں:

(۱) ثلاثی مزید بیک حرف اور وہ ایک حرف ہمزہ ہے یا الف تضعیف ہے یا الف ہے

أَحْسَنَ الصَّانِعُ عَمَلَهُ

(۲) ثلاثی مزید بدو حروف اور وہ دو حرف ہمزہ اور نون یا ہمزہ اور تاء ہیں یا ہمزہ اور تضعیف ہیں یا تاء اور الف ہیں یا تاء اور تضعیف ہیں

اِصْفَرَّتْ وَجْهُ الْمُذْنِبِ

اِنْصَرَفْنَا اِلَى اَعْمَالِنَا

(۳) ثلاثی مزید فیہ بسہ حروف اور وہ تین حرف ہمزہ و سین اور تاء ہیں یا ہمزہ واؤ اور تضعیف ہیں یا ہمزہ اور واؤ اور لام مضعف ہیں یا ہمزہ الف اور تضعیف ہیں۔

اِجْلَوَّذَ الْحِصَانُ

اِخْلَوْلَقَ الْعِنَبُ

قاعدہ نمبر ۲ مَزِیْدُ الرُّبَاعِیِّ۔

رباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں

(۱) رباعی مزید فیہ بیک حرف اور وہ ایک حرف تاء ہے جو اُس کے شروع میں ہوتا ہے۔

جیسے: تَبَخْتَرَ الْوَاثِقُ۔

(۲) رباعی مزید فیہ بدو حرف اور وہ دو حرف ہمزہ اور نون ہیں یا ہمزہ اور تضعیف ہیں

جیسے: اِحْرَنْجَمَ التَّلَامِیْذُ فِیْ فِنَاءِ الْمَدْرَسَۃِ
اِقْشَعَرَّ الْحَارِسُ مِنَ الْبَرْدِ۔

شعر:
تَسَامَحْ وَلَا تَسْتَوْفِ حَقَّكَ كُلَّهُ۔
وَأَبْقِ فَلَمْ يَسْتَوْفِ قَطُّ كَرِيْمُ۔

ترجمہ: آپ کچھ نرمی اور درگزر سے کام لیں اور مکمل طور پر اپنا حق وصول نہ کریں بلکہ کچھ باقی رہنے دیں اس لیے کہ کسی مہربان آدمی نے کبھی سارے کا سارا حق وصول نہیں کیا۔

شعر: وَلَا تَغْلُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْأَمْرِ وَاقْتَصِدْ ۔
كِلَا طَرَفَيْ قَصْدِ الْأُمُورِ ذَمِيمُ ۔

ترجمہ: اور کسی چیز میں مبالغہ مت کر جو کہ کسی خاص معاملے سے متعلق ہو اور اعتدال اختیار کر کیونکہ امور کے دونوں اطراف کا ارادہ کرنا عیب ہے۔

بعض خصائص الفعل الثلاثي

فعل ثلاثی مزید فیہ کی چند خصوصیات۔

قاعدہ نمبر (۱۷):

وہ ماضی جس کا دوسرا حرف مفتوح ہو۔

(۱) اگر ناقص یائی ہو یا اجوف یائی ہو تو وہ ضرب کے باب سے ہوگی۔

اور اگر وہ ناقص واوی ہو یا اجوف واوی ہو تو وہ نصر کے باب سے ہوگی۔

قَفَى يَقْفِي ۔ دَعَا يَدْعُو ۔

(۲) اور اگر مضاعف ہو اور متعدی ہو تو وہ اکثر اوقات نصر کے باب سے ہوگی اور اگر لازم ہو تو پھر وہ ضرب کے باب سے ہوگی۔

سَارَ يَسِيرُ ۔ بَاعَ يَبِيعُ ۔ مَدَّ يَمُدُّ ۔

(۳) اور اگر مثال واوی ہو تو وہ اکثر ضرب کے باب سے ہوگی۔

وَعَدَ يَعِدُ ۔

شعر: صَدِیْقِیْ مَنْ یَرُدُّ الشَّرَّ عَنِّیْ
وَیَرْمِیْ بِالْعَدَاوَةِ مَنْ رَمَانِیْ۔

ترجمہ: میرا دوست مجھ سے شر کو دور کرتا ہے اور اُس شخص پر دشمنی کی وجہ سے پتھر پھینکتا ہے جس نے مجھ پر پتھر پھینکا۔

شعر: وَیَحْفَظُنِیْ اِذَا مَا غِبْتُ عَنْهُ
وَاَرْجُوْهُ لِنَائِبَةِ الزَّمَانِ۔

ترجمہ: اور وہ میری خوبی بیان کرتا ہے جب میں اُس سے غائب ہو جاؤں اور میں اُس سے مشکلات زمانہ کی اُمید رکھتا ہوں۔

اَلْاِبْدَالُ وَالْاِعْلَالُ

قاعدہ نمبر 5

(i) قَلْبُ الْاَلِفِ وَالْیَاءِ وَاوًا۔

(i) اِبدال کہتے ہیں کہ ایک حرف کی جگہ پر دوسرا حرف رکھنا اور جب کوئی تبدیل ہونے والا حرف، حرف علت ہو تو اس کا نام اعلال بھی رکھا جاتا ہے۔

(ii) جب الف ضمہ کے بعد واقع ہو جائے تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے۔

جیسے: شَاهَدَ السَّائِحُوْنَ الْهَرَمَ
شُوْهِدَ الْهَرَمُ۔

ضمہ کے بعد واقع ہو جائے

(iii) جب یاے ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہو جائے تو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے

جیسے: أَيْنَعَ الثَّمَرُ ۔ فَالثَّمَرُ مُوْنِعٌ ۔

شعر: إِذَا نُوْدِيَ لِلْخَيْرِ ۔ فَكُنْ أَوَّلَ سَابِقٍ

ترجمہ: جب خیر کے لیے آواز لگائی جائے تو تو سب سے پہلے اُس میں سبقت کرنے والا ہو۔

شعر: وَإِنْ عُوْدِيتَ فَاسْتَعْصِمْ ۔
بِآدَابٍ وَأَخْلَاقٍ ۔

ترجمہ: اور تجھ سے بار بار کوئی بات پوچھی جائے تو آداب واخلاق کو مضبوطی سے پکڑ۔

۳) قَلْبُ الْوَاوِ يَاءً ۔

قاعدہ نمبر ۸

8) واؤ کو یاء کر دیا جاتا ہے۔

(i) جب واؤ اور یاء ایک ہی کلمہ میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے پہلا ساکن ہو

لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ = فَالْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

(ii) جب ساکن کسرہ کے بعد واقع ہو۔

أَنْجِزْ حُرٌّ مَا وَعَدَ = فَأَنْجِزِ الْمِيعَادَ ۔

(iii) جب کنارے پر کسرہ کے بعد واقع ہو

يَغْدُو الْمَرْءُ عَلَىٰ أَخِيهِ = وَاللَّهُ مِنْهُمَا الْعَادِي

(iii) حرف مدہ زائدہ مفرد مؤنث میں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے جب یہ جمع میں الف کے بعد واقع ہو اور وہ صیغہ منتہی الجموع کے وزن پر ہو

اَلتَّارِيْخُ صَحِيْفَةٌ اَوْ صَحَائِفُ كُلُّهَا عِظَةٌ

شعر: (۱) هَوَاجِرُ الْاَيَّامِ فِي ظِلَالِكُمْ أَصَائِلُ

ترجمہ: دنوں کی سختیاں تمہارے سایوں کی موجودگی میں راحت اور نعمت ہیں۔

شعر: مَا فِي الرَّجَاءِ بَعْدَكُمْ وَلَا الْبَقَاءِ طَائِلُ۔

ترجمہ:

نہیں ہے کوئی فائدہ تمہارے بعد امید میں اور نہ لمبا عرصہ زندہ رہنے میں۔

(۳) قَلْبُ الْوَاوِ وَالْيَاءِ أَلِفًا۔

قاعدہ نمبر (8)

جب واؤ اور یاء متحرک ہوں اور ان دونوں کا ماقبل مفتوح ہو تو وہ دونوں الف سے بدل جاتے ہیں۔

جیسے: كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَقُوْلُ الْحَقَّ اِذَا قَالَ۔

شعر: إِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُونُهُ
وَصَدَّقَ مَا يَعْتَادُهُ مِنْ تَوَهُّمِ

ترجمہ: جب آدمی کا کوئی کام اسے غمگین کر دے تو اُس کے گمان بھی غمگین کرنے والے بن جاتے ہیں اور سچ سمجھتا ہے وہ اُس چیز کو جو وہم کرنے کی وجہ سے عادی بنا دے

شعر: وَعَادَى مُحِبِّيهِ بِقَوْلِ عُدَاتِهِ
وَأَصْبَحَ فِي لَيْلٍ مِنَ الشَّكِّ مُظْلِمِ۔

ترجمہ:
اور جھگڑا کیا اُس نے اپنے محبت کرنے والوں سے اپنے دشمنوں کے بقول اور وہ اندھیری رات میں صبح کا شک کرنے والا ہو گیا۔

قاعدہ نمبر ۹

(۵) قَلْبُ الْوَاوِ وَالْيَاءِ تَاءً

جب واؤ اور یاء افتعال کی تاء سے پہلے واقع ہو جائے اور اُس سے کوئی مانع موجود نہ ہو تو اُس کو تاء سے بدل دیا جاتا ہے

جیسے: وَصَلَ ۔ اِوْتَصَلَ ۔ اِتَّصَلَ
وَعَظَ ۔ اِوْتَعَظَ ۔ اِتَّعَظَ
يَسَرَ ۔ اِيْتَسَرَ ۔ اِتَّسَرَ

شرح: يَا رُبَّ صَدْرٍ عَلَى مُتَّقِدٍ
اَطْفَأْتُهُ بِالسَّمَاحِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ: اے شخص حال یہ ہے کہ میرا بہت دفعہ سینہ بھڑک اٹھتا ہے تو میں اُس آگ کو نرمی اور محبت کے ساتھ بجھا دیتا ہوں

قاعدہ نمبر (۱۵)

اَلْاِبْدَالُ

(۱) جب کسی ثلاثی کے شروع میں دال، ذال، ذا ہو اور اس کی افتعال کے وزن پر بنا کی جائے تو اِفتعال کی تاء کو دال سے بدل دیا جاتا ہے اور یہی صورت اِفتعال کے مصدر اور اُس کے متعلقات میں حاصل ہوتی ہے۔

جیسے

دعا۔ اِدْتَعَی ۔ اِدَّعَی۔

ذکر۔ اِذْتکر۔ اِذْدَکَرَ

زَحَمَ۔ اِزْتَحَمَ ۔ اِزْدَحَمَ

(۱۱) جب کسی ثلاثی کے شروع میں صاد، ضاد، یا طاء، ظاء واقع ہو اور اس کی افتعل کے وزن پر بنایا جائے تو افتعل کی تاء کو طاء سے بدل دیا جاتا ہے اور اسی کی مثل ہی اس کے مصدر اور اس کے متعلقات میں ہوتا ہے

جیسے

صحب ۔ اِصتحب ۔ اِصطحب

ضرب ۔ اِضترب ۔ اِضطرب ۔

طلع اِطتلع ۔ اِطّلع ۔

ظلم ۔ اِظتلم ۔ اِظطلم ۔

شعر:
إذا لم يكن إلا الأسنة (۱) مركب ۔
فما حيلة المضطر إلا ركوبها ۔

ترجمہ:

جب کوئی سواری نہ ہو سوائے
نیزوں کے بھالوں کے تمام اطراف میں
بس نہیں ہے کوئی حیلہ مجبور اور بے بس
آدمی کے لیے مگر اُن پر سواری کرنے کا حیلہ

اَلْاِعْلَالُ بِالتَّسْكِیْنِ

اَلْقَاعِدَہ: نمبر 11

جب کوئی حرف علت کسی کلمہ میں متحرک ہو اور اُس سے قبل کوئی حرف صحیح ساکن ہو تو اس حرف علت کو ساکن کر دیا جائے گا۔ حرف صحیح کی طرف حرکت نقل کرنے کے ساتھ اور اسی کا نام اعلال بالسکون رکھا جاتا ہے۔

جیسے یَدُوْمُ الوُدُّ بِالْمُجَامَلَۃِ۔

شعر: یَہُوْنُ عَلَیْنَا اَنْ تُصَابَ جُسُوْمُنَا۔
وَتَسْلَمُ اَعْرَاضٌ لَنَا وَعُقُوْلُ۔

ترجمہ: آسان اور نرم ہو جائے ہم پر یہ بات کہ مصیبت زدہ ہو جائیں ہمارے اجسام اور چھٹکارا پالیں ہمارے اعراض اور عقلیں۔

(۱) اَلْمِیْزَانُ الصَّرْفِیُّ ۔

اَلْقَوَاعِد : نمبر ۱۲

(۱) ثلاثی مجرد کا وزن ف کو فَعَلَ میں سے حرف اول کی جگہ اور عین کو دوسرے حرف کی جگہ اور لام کو تیسرے حرف کی جگہ پر رکھا جاتا ہے ۔ اور میزان کے حروف کو ہمیشہ موزون کے حروف کے طریقے پر ہی ضبط کیا جاتا ہے ۔

جیسے شَرِبَ بروزن فَعِلَ

(ii) رباعی اور خماسی مجرد کا وزن اس طرح کیا جاتا ہے کہ فعل میں رباعی کے اندر ایک لام کا اضافہ کیا جاتا ہے جبکہ خماسی کے اندر دو لام کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔

دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ ۔

سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ

(iii) جب کسی کلمہ میں زائد حرف کو کسی حرف کے دوگنا کرنے کے ساتھ لایا گیا ہو تو اُس کے مقابل میزان میں بھی اس حرف کو دوگنا کر دیا جائے گا ۔

جیسے: ھَذَّبَ بروزن فَعَّلَ ۔

(۱۷) جب کوئی کلمہ ایک حرف یا زیادہ حروف زائدہ پر مشتمل ہو تو پھر میزان میں حروف زائد کو اُنہی حروف کی جگہ پر رکھا جاتا ہے۔
جیسے لَاعِبٌ بروزن فَاعِلٌ
اور اِنْصَرَفَ بروزن۔ اِنْفَعَلَ۔

(۳) اَلْمِیْزَانُ الصَّرْفِیُّ۔

(۱) جب کسی کلمے میں ابدال یا اعلال بالقلب یا بالسکون واقع ہو تو اس کلمے کا اس کی اصل کے مطابق ہی ابدال اور اعلال سے پہلے ہی وزن نکالا جائے گا اور اُن دونوں کی طرف نہیں دیکھا جائے گا۔
جیسے: یَقُوْمُ بروزن یَفْعُلُ
مَقْوُوْلٌ بروز مَفْعُوْلٌ۔

(۲) جب کسی کلمہ میں بعض حروف کو حذف کر دیا جائے تو اس کی مثال جو کہ میزان میں ہے اس سے بھی وہ حروف حذف کر دیے جائیں گے۔ جیسے قُمْ بروزن فُلْ
یَرْمُوْنَ بروزن یَفْعُوْنَ

شعر: بَلَاءٌ لَيْسَ يَعْدِلُهُ بَلَاءٌ
عَدَاوَةُ غَيْرِ ذِيْ حَسَبٍ وَدِيْنٍ۔

ترجمہ:
ایسا غم ہے کہ شاید اس کے مثل کوئی غم ہو جو کہ دشمنی رکھنے والا ہو بغیر حسب اور دین کے

شعر:
يُبِيْحُكَ مِنْهُ عِرْضًا لَمْ يَصُنْهُ
وَيَرْتَعُ مِنْكَ فِيْ عِرْضٍ مَصُوْنٍ۔

ترجمہ۔
مباح کردے گا اپنی طرف سے تجھ کو ایسی عزت کہ کسی نے اس کو نہیں محفوظ رکھا ہوگا۔ اور نہیں چرایا (لطف اٹھایا) ہوگا کسی نے تجھ سے اس محفوظ عزت میں سے۔

اَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ۔

قاعدہ نمبر (14)

(1) = اسم فعل ایسا کلمہ ہے کہ فعل کے معنی پر دلالت کرتا ہے لیکن اس کی علامات کو قبول نہیں کرتا وہ اپنے زمانے کے اعتبار سے تین قسم پر ہے (1) اسم فعل ماضی (2) اسم فعل مضارع۔ اور اسم فعل امر۔ اور اس حیثیت سے

اس کی وضع کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں
مرتجل اور منقول اور وہ جار مجرور
اور ظرف اور مصدر سے منقول ہوگا۔
جیسے أُفٍّ لَهُمْ بِهِمْ ۔ اُف ہے کہ اس شخص کے لئے
دُونَكَ الْقَلَمَ تو قلم پکڑ

اسم فعل امر سے فَعَالِ کے وزن پر بنایا
جاتا ہے ہر عام ثلاثی فعل متصرف تام سے
جیسے: سَمَاعِ النُّصْحَ = نصیحت سن

شعر
اِلْزَمْ عَلَيْكَ نَفْسَكَ هَذِّبْهَا فَمَنْ مَلَكَتْ
قِيَادَةُ النَّفْسِ عَاشَ الدَّهْرَ مَذْمُوْمًا

ترجمہ:
تو اپنے نفس کو کنٹرول کر اور اس
کی اصلاح کر پس جس شخص کی رسی کا
مالک اس کا نفس ہو گیا۔ تو پس اُس
نے مذموم حالت میں زندگی گزاری

(1) اَلْفِعْلُ الْمُعْتَلُّ وَ اَحْكَامُهُ

(أ) اَلْمِثَالُ۔

مثال مجرد میں مضارع اور
امر میں فاء کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے جبکہ
وہ مثال واوی ہو اور مضارع میں مکسور العین ہو۔
وَعَلَ ، يَعِلُ ، عِلْ

وَجِلَ ، يَوْجِلُ ، اِيْجَلْ

(۲) اَلْاَجْوَفُ ۔

قاعدہ نمبر۱

۱۔ جب اجوف کی ماضی کو ضمیر مرفوع متحرک کی طرف منسوب کیا جائے تو اُس کے فاء کلمہ کو ضمہ کی حرکت دی جاتی ہے۔ اگر وہ نصر کے باب سے ہو اور کسرہ کی سالم حرکت دی جاتی ہے اگر وہ ضرب اور فتح کے باب سے ہو۔

جیسے نصر۔ صَالَ ، یَصُوْلُ۔ صُلْتُ۔
ضرب۔ عَاشَ ، یَعِیْشُ ، عِشْتُ۔
فتح۔ خَافَ ، یَخَافُ۔ خِفْتُ۔

(۳) اَلنَّاقِصُ ۔

قاعدہ نمبر۱

۱۔ جب ناقص یائی ہو یا واوی ہو اور برابر ہے کہ وہ ماضی ہو یا مضارع ہو تو جب اس کا اسناد غیر واؤ یا یاء کی طرف کیا جائے جو کہ مخاطبہ کی نہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

ر ۱۸ جب ناقص کی ماضی کا آخری حرف الف ہو
اور اُس کی نسبت غیر واؤ کی طرف کی جائے
پس اگر وہ ثلاثی ہو تو الف کو اس کی اصل
کی طرف لوٹایا جائے گا اور اگر یہ حرف
سے زائد ہو تو پھر الف کو یاء سے بدل دیا
جائے گا۔ خَشِیْتُ ۔ خَشُوْا

ر ۱۹ جب تائے تانیث الیی ماضی کے ساتھ متصل
ہو جائے جو کہ ناقص کی ہو اور اُس کے آخر
میں الف ہو تو اُس الف کو حذف کر دیا جاتا ہے۔
سَمَتِ الْبِنْتُ ۔ سَمَتَا

ر ۲۰ جب ناقص کا اسناد کیا جائے خواہ وہ ماضی
ہو یا مضارع ہو واؤ جمع کی طرف یا مضارع
ہو تو یائے مخاطبہ کی طرف تو حرفِ علت
کو حذف کر دیا جائے گا اور فتحہ کو باقی رکھا
جائے گا واؤ اور یاء سے پہلے جب محذوف
ہونے والا حرف الف ہو تو واؤ جمع سے
ماقبل کو ضمہ دیا جائے گا اور یائے مخاطبہ
ماقبل کو کسرہ دیا جائے گا جبکہ الف نہ ہو

اَلرِّجَالُ یَشْقُوْنَ

۱۷) وہ مضارع جو کہ ناقص ہو اور اُس کے آخر میں الف ہو تو جب اُس کلمے کے الف تثنیہ یا نون نسوان کی طرف نسبت کی جائے تو اُس الف کو یاء سے بدل دیا جاتا ہے۔
أَنْتُمَا تَسْعَيَانِ - أَنْتُمَا تَمْشِيَانِ -

۱۷) ناقص کا امر تمام احکام میں مضارع کی طرح ہی ہے۔

شعر: إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَكْفُفْ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ
فَلَيْسَ لَهُ مَا عَاشَ مِنْهُمْ مُصَالِحُ -
ترجمہ: جب آدمی لوگوں سے اپنے شر کو نہ روکے پس اُس کے لیے اُن میں سے کسی بھلائی کا کوئی حق نہیں۔

شعر: إِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ لَمْ يَصْفُ عَيْشُهُ -
وَلَا يَسْتَطِيبُ الْعَيْشَ إِلَّا الْمُسَامِحُ -

ترجمہ: جب آدمی کا سینہ تنگ ہو جائے تو اُس کی زندگی صاف ستھری نہیں رہتی۔
اور زندگی کو اچھا نہیں پاتا مگر نرمی کرنے والا

تَوْكِيدُ الفِعْلِ۔

(۱) اَحْكَامُ تَوْكِيدِ الفِعْلِ۔

(۱) فعل ماضی نون تاکید کے ساتھ کبھی مؤکد نہیں ہوتا۔
جیسے: وَحَقِّكَ لَا أَخْرُجُ مِنَ الْوَطَنِ۔
(۲) مضارع کو مؤکد کرنا اُس وقت واجب ہوتا ہے جب ایسی قسم کا جواب ہو جو کہ لام کے ساتھ ہو اور معنی مستقبل مثبت ہو۔
جیسے: تَاللّٰهِ لَأُسَاعِدَنَّكَ۔

(۳) مضارع کو مؤکد کرنا جائز ہے جبکہ اُس کے شروع میں اِن مدغم ہو یا کوئی حرف طلب اُس کے شروع میں ہو۔
اِمَّا تُسَافِرَنَّ تَتَعَلَّمُ۔
اِمَّا تُسَافِرْ تَتَعَلَّمُ۔
(۴) مضارع کو دو حالتوں میں مؤکد کرنا ممنوع ہے پہلی حالت یہ ہے کہ جب وہ قسم کا جواب ہو اور تاکید کے واجب ہونے کی شرطیں پوری نہ کر رہا ہو۔
اور دوسری حالت یہ ہے کہ اُس سے پہلے کوئی ایسا حرف نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اُس کو مؤکد کرنا جائز ہو۔

هَلْ تُسَافِرَنَّ فِي الصَّيْفِ
هَلْ تُسَافِرُ فِي الصَّيْفِ۔

(٧) فعل امر کو مؤکد کرنا جائز ہے۔

سَاعِدَنَّ الْفُقَرَاءَ۔ سَاعِدِ الْفُقَرَاءَ۔

شعر: لَا تَمْدَحَنَّ امْرَأً حَتَّى تُجَرِّبَهُ۔
وَلَا تَذُمَّنَّهُ مِنْ غَيْرِ تَجْرِيْبِ۔

ترجمہ:
کسی آدمی کی اُس وقت تک تعریف
نہ کر جب تک اُس کو آزمالے۔
اور اُس کو بغیر آزمائے اُس کی مذمت
نہ کر۔

(٣) طَرِيْقَةُ تَوْكِيْدِ الْأَفْعَالِ۔

جب مضارع کو نون کے ساتھ مؤکد کیا جائے
تو اُس پر آنے والے احکام جاری ہوتے ہیں۔

(۱) اُس کا ضمہ رفعی یا نون حذف کر دیا جاتا ہے۔

أَنْتَ ... تَضْرِبُ ... لَتَضْرِبَنَّ

(۴) وہ جو کہ ضمیر مستتر کی طرف مسند کیا گیا ہو
یا اسم ظاہر کی طرف کیا گیا۔ تو اس کے آخر
کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ اور ناقص کے الف
کو یاء سے بدلا جاتا ہے۔

~~جیسے [illegible]~~

اَنْتِ تُفْنِیْ ۔ لَتُفْنِیِنَّ ۔

(۵) جس کو الف تثنیہ کی طرف مسند کیا جائے
تو اس میں نون ثقیلہ کو کسرہ دیا جاتا ہے

(۶) جس کو نون جمع مؤنث کی طرف مسند کیا
جائے تو دونوں کے درمیان الف فاصل
لایا جاتا ہے اور اس کا نون ثقیلہ اور
مکسورہ ہی ہوتا ہے۔

تَدْنُوْنَ ۔ لَتَدْنُوْنَانِّ ۔

(۷) وہ جس کو یائے مخاطبہ یا واؤ جمع کی طرف
مسند کیا گیا ہو اس میں یاء اور واؤ کو حذف
کر دیا جاتا ہے۔ مگر معتل الفی میں نہیں۔ پس
یائے مخاطبہ مکسورہ اور واؤ جمع مضمومہ باقی
رہ جاتی ہے۔

تَرْضَیْنَ ۔ لَتَرْضَیْنَانِّ ۔

(۸) امر مؤکد کرنے میں مضارع ہی کی طرح ہے۔

شعر: لَا تَيْئَسَنَّ إِذَا كَبَوْتُمْ مَرَّةً
إِنَّ النَّجَاحَ حَلِيْفُ كُلِّ مُثَابِرٍ

ترجمہ:

ہرگز نہ مایوس ہو تم جب تم ایک مرتبہ منہ کے بل گر پڑو اس لیے کہ کامیابی ہر حملہ آور کی حلیف ہے۔

نِعْمَ وَ بِئْسَ۔

قاعدہ نمبر (20)

نِعْمَ کا فعل مدح کے لیے اور بِئْسَ کا فعل ذم کے لیے آتا ہے اور ان دونوں میں ضروری ہے کہ فاعل الف لام کے ساتھ ہو یا اُس کلمے کی طرف مضاف ہو جس کے ساتھ الف لام ملا ہوا ہو یا ضمیر مستتر کا ہونا واجب ہے جو کہ ممیز نکرہ کے ساتھ یا مَا کے کلمہ کے ساتھ ہو۔

جیسے نِعْمَ وَطَنًا مِصْرُ۔

بِئْسَ بِلَاعًا الْوِشَايَةُ

(۱) جب فعل مخصوص سے بعد میں ہو تو اُس وقت اعراب دیا جائے خبر کا جس سے مبتدا کو محذوف ماننا واجب ہوگا۔ یا اُس کو مبتدا کی حیثیت سے اعراب دیا جائے گا۔ اور اُس کی خبر اُس کا ما قبل جملہ ہوگا۔ جب فعل مقدم ہو جائے تو اُس کو مبتداء کی حیثیت سے ہی اعراب دیا جائے گا۔

(۱) حَبَّذَا اَخُوْ مِصْرَ۔

(۲) لَا حَبَّذَا الشِّرْعَةُ الطَّائِشَةُ۔

شعر:

فَنِعْمَ صَدِيْقُ الْمَرْءِ مَنْ كَانَ عَوْنَهُ
وَبِئْسَ امْرَأً لَا يُعِيْنُ عَلَى الدَّهْرِ۔

ترجمہ:

آدمی کا اچھا دوست وہ ہے کہ جو اُس کی مدد کرے۔

اور برا آدمی وہ ہے کہ جو زمانہ بھر میں کسی کی مدد نہ کرے۔

قاعدہ نمبر 21

تعجب کے دو فعل فِعْلَا التَّعَجُّبِ ۔

(1) تعجب کے لیے دو صیغے ہیں ۔ مَا أَفْعَلَهُ و أَفْعِلْ بِهٖ

(2) جس فعل سے تعجب کیا جاتا ہے خوشخبری کے لحاظ سے اس کے لیے شرط ہے کہ وہ ثلاثی ہو تام ہو معلوم ہو، متصرف ہو اُس کا وصف أَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو تفاوت کو قبول کرنے والا ہو۔

جیسے مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ۔ أَعْدِلْ بِهٖ

(3) جب وہ فعل غیر ثلاثی یا ناقص ہو یا اُس سے وصف أَفْعَلُ کے وزن پر ہو تو ہم مَا أَشَدَّ اور أَشْدِدْ کو تعجب کے لیے لاتے ہیں یا اُن دونوں کی مثل کو لاتے ہیں، اور اُس کے بعد اُس کا صریح یا مصدر مؤول لے آتے ہیں

جیسے مَا أَشَدَّ خُضْرَةَ الزَّرْعِ ۔

أَشْدِدْ بِخُضْرَتِهٖ ۔

(4) جب فعل مجہول ہو یا منفی ہو تو اس سے فعل تعجب مَا أَشَدَّ اور أَشْدِدْ یا اُن دونوں کی مثل کے ساتھ آتا ہے یا اُس کے مصدر مؤول کے ساتھ۔

مَا أَقْبَحَ أَنْ يُعَاقَبَ الْبَرِيءُ

جیسے أَقْبِحْ بِأَنْ يُعَاقَبَ ۔

رہ فعل جامد ہے کبھی فعل تعجب نہیں آتا اور
نہ اُس فعل سے کہ جس کا معنی متفاوت
نہ ہو۔

شعر۔ بِنَفْسِي هٰذِهِ الْأَرْضُ مَا أَطْيَبَ الرُّبَا
وَمَا أَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا۔

ترجمہ۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے جو کچھ زمین نے کیا کہ کتنا
اچھا ٹیلہ ہے۔ اور کتنا اچھا محور اور گھومنے
کی جگہ ہے۔

شعر۔ وَلَيْسَتْ عَشِيَّاتُ الْحِمٰى بِرَوَاجِعٍ
عَلَيْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَيْنَيْكَ تَدْمَعَا۔

ترجمہ:

نہیں ہیں لوٹنے والی شام کی چراگاہیں
میکدوں کی طرف مجھ پر لازم ہے کہ تو اپنی
آنکھوں کو آنسو بہاتے ہوئے چھوڑ دے
یعنی اب اُن راستوں کی طرف نہ دیکھ۔

قاعدہ نمبر 22

تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ لِلْفَاعِلِ۔

فاعل کے لیے فعل مؤنث لانا۔

(1) فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔

(i) جبکہ فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل سے جدا نہ کیا گیا ہو۔

جیسے سَافَرَتْ فَاطِمَةُ۔ فاطمہ نے سفر کیا

(ii) جب فاعل ایسی ضمیر ہو کہ جو مؤنث مجازی کی طرف لوٹ رہی ہو

جیسے اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ۔ سورج طلوع ہوتا ہے۔

(2) فعل کو مؤنث لانا جائز ہے۔

(i) جب فاعل مؤنث حقیقی ہو اور اپنے فعل سے جدا ہو۔

جیسے سَافَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ۔

(ii) جب فاعل اسم ظاہر ہو اور مؤنث مجازی ہو۔

جیسے تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

(iii) جب فاعل جمع مکسر ہو خواہ مذکر کے لیے ہو یا مؤنث کے لیے۔

جیسے جَاءَتِ الْغِلْمَانُ۔

جَاءَ الْغِلْمَانُ۔

شعر۔ قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

ترجمہ۔
کبھی آنکھ سورج کی روشنی کو چشم آشوب بیماری کی وجہ سے نہیں دیکھتی۔

شعر۔ وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ

ترجمہ۔
اور کبھی منہ بیماری کی وجہ سے پانی کے ذائقے کا انکار کرتا ہے۔

قاعدہ نمبر (23)
نائب فاعل کا بیان یا نائب الفاعل
جب ظرف جار مجرور یا مصدر ہو۔

(1) جب کوئی فعل مفعولوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے متعدی ہو پھر اُس کو مجہول بنا دیا جائے تو پہلے مفعول کو نائب فاعل بنایا جاتا ہے اور اُس کے علاوہ باقی سب کو ~~مفعول~~ منصوب ہی رکھا جاتا ہے۔

جیسے أُعْلِمَ عَلِيٌّ الْبَأْسَ مُضِرًّا
علی نے جان لیا کہ مایوسی نقصان دہ ہے۔

(۱۷) فعل لازم کو مجہول میں رکھا جاتا ہے جب نائب فاعل جار مجرور یا ظرف ہو یا مصدر مختص متصرف ہو۔

جیسے سُکِتَ سَاعَۃُ الْامْتِحَانِ ۔

بوقت امتحان سناٹا چھا گیا۔

(۱۸) نائب فاعل کے لیے وہ تمام احکام ثابت ہوتے ہیں جو کہ فاعل سابق کے لیے ثابت ہوتے ہیں۔

جیسے ضُرِبَ ضُرْبٌ عَنِیْفٌ ۔

بہت سخت قسم کی سختی ڈھائی گئی

شعر: اِذَا عِیْشَ فِیْ خَیْرِ امْرِءٍ وَنَوَالِہٖ ۔

تَوَالٰی عَلَیْہِ الْحَمْدُ مِنْ کُلِّ جَانِبٖ ۔

ترجمہ:

جب زندگی گزاری جائے تو آدمی کی بھلائی اور اس کی سخاوت میں تو اس پر ہر طرف سے اللہ کی خاص تعریفیں اور رحمتیں چھا جاتی ہیں۔

قاعدہ نمبر (241)

اَلْمُبْتَدَأُ وَالْخَبَرُ

مبتدا اور خبر کا بیان

(۱) اَلْمُبْتَدَأُ إِذَا كَانَ نَكِرَةً

مبتدا جب نکرہ ہو۔

:- مبتدا میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اور اگر کبھی نکرہ واقع ہو جائے تو وہ عموم پر دلالت کرے جیسا کہ پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ وہ نفی یا استفہام کے ساتھ ہو یا وہ کسی خصوص پر دلالت کرے جیسا کہ کسی نکرہ کی وجہ سے اضافت کی جائے یا وصف کو بیان کیا جائے یا اس کی خبر کو مقدم کر دیا جائے۔ اور وہ خبر ظرف ہو یا جار مجرور ہو۔

جیسے: عَلِيٌّ مُهَذَّبٌ

طَالِبُ إِحْسَانٍ وَاقِفٌ

شعر: اَلشَّبَابُ يَضِيْعُ فِي غَيْرِ نَفْعٍ

وَزَمَانٌ يَمُرُّ إِثْرَ زَمَانٍ

ترجمہ:

نوجوان لوگ اس جگہ پر صلاحیت کو صرف کر رہے ہیں جہاں نفع نہیں ہوتا اور زمانہ زمانے کے نشانات پر گزر جاتا ہے

شعر: مَا اَحْيَاءٌ مُحَقَّقٌ بِالتَّمَنِّيْ
اَوْ حَيَاةٌ مَحْمُوْدَةٌ بِالتَّوَانِيْ۔

ترجمہ:
کوئی امید بخت نہیں آرزو کے ساتھ یا کوئی زندگی قابل تعریف نہیں سستی کے ساتھ۔

قاعدہ نمبر 25

(۲۴) مَوَاضِعُ حَذْفِ الْمُبْتَدَاءِ وُجُوْبًا۔

مبتدا کے وجوباً حذف کرنے کے مقامات کا بیان۔

چار مقام ایسے ہیں کہ جہاں مبتدا کو حذف کرنا واجب ہے۔

(۱) جب اس کی خبر نِعْمَ اور بِئْسَ کا مخصوص ہو
نِعْمَ الْفَاتِحُ صَلَاحُ الدِّیْنِ۔

(۲) جب اس کی صفت مقطوع ہو مدح یا ذم یا ترحم کی وجہ سے۔
اِجْتَنِبِ اللَّئِیْمَ الْخَسِیْسَ۔
ذلیل کمینے سے پرہیز کر

(۳) جب اس کی خبر اس کے فعل سے نائب مصدر ہو۔
صَبْرٌ جَمِیْلٌ

(۴) جب اس کی خبر سے قسم کا احساس پیدا ہو رہا ہو۔
فِیْ عُنُقِیْ لَاُکْرِمَنَّ الْغَرِیْبَ

شعر: فِي عُنُقِي لَأُشَدِّدَنَّ يَدًا
لِكُلِّ ذِي حَاجَةٍ يُرَجِّيهَا۔

ترجمہ:
میری ذمہ داری میں شامل ہے
کہ میں ہر اُس حاجت مند کی ضرورت
کو پورا کروں کہ جو اُس کی اُمید رکھتا ہو۔

شعر:
إِذَا وَضَعْتُ الْإِحْسَانَ مَوْضِعَهُ
مَنَحْتُ نَفْسِي أَقْصَى أَمَانِيهَا۔

ترجمہ:
جب میں احسان (بھلائی) کو اُس
کے مقام پر رکھوں۔ تو میں اپنے نفس کو
دے دیتا ہوں اُس سے بہت زیادہ
دور کی تمنائیں۔

قاعدہ نمبر (۱۷)

(۳) مَوَاضِعُ حَذْفِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا۔

خبر کو وجوبًا حذف کرنے کے مقامات۔

خبر کو چار مقامات پر حذف کرنا واجب ہے

(۱) جب مبتداء قسم سے متعلق صریح اسم ہو۔

یَمِیْنُ اللّٰہِ لَأُنْصِفَنَّ الْمَظْلُوْمَ

اللہ کی قسم میں مظلوم کے ساتھ ضرور انصاف کروں گا۔

(۲) جب مبتدا لولا کے بعد ہو اور خبر کوئی عام ہو جیسے مَوْجُوْدٌ اور کَائِنٌ وغیرہ

لَوْلَا الْاِبْتِکَارُ مَا تَقَدَّمَ الْاِنْسَانُ

(اگر جلدی نہ ہوتی تو انسان ترقی نہ کرتا)

(۳) جب مبتداء واوِ عاطفہ کے ساتھ پڑھی جائے اور مصاحبت پر دلالت کرے۔

کُلُّ صَدِیْقٍ وَصَدِیْقُہٗ۔

(ہر دوست اور اُس کا دوست)

(۴) جب حال خبر سے مستغنی کر دے اور خبر بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اور مبتداء مصدر مضاف ہو یا ہو اپنے معمول کی طرف یا اسم تفضیل ہو جو مضاف ہو یا ہو صریح یا مصدر مؤول کی طرف۔

اِحْتِرَامِی التِّلْمِیْذَ مُہَذَّبًا۔

(مہذب شاگرد میرا احترام کرنا ہے)

شعر

(1) اَرَی النَّاسَ اَشْبَاهًا وَ اِنْ غَیَّرَتْهُمْ ۔

صُرُوْفُ لَیَالٍ مَا فِیْهِنَّ جَوَابِیَا ۔

ترجمہ:

دیکھتا ہوں میں لوگوں کو اس حال میں کہ وہ اُن کے ساتھ مشابہت رکھنے والے ہیں اگرچہ بدل ڈالا اُن کو راتوں کے بدلنے نے کہ جن میں نہیں جوان ہوئیں لونڈیاں ۔

شعر

فَاَکْثَرُ مَا تَلْقَی الْفَقِیْرَ مُدَاهِنًا

وَاَکْثَرُ مَا تَلْقَی الْغَنِیَّ مُرَائِیًا

ترجمہ:

پس اکثر اوقات آپ ایسے فقیر سے ملاقات کرتے ہیں کہ جو دھوکہ باز ہوتا ہے اور اکثر اوقات آپ ایسے مالدار سے ملاقات کرتے ہیں جو ریاکار ہوتا ہے ۔

(2) شعر

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ نَشْرَ فَضِیْلَةٍ

طُوِیَتْ اَتَاحَ لَهَا لِسَانَ حَسُوْدِ ۔

ترجمہ:

اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی پوشیدہ فضیلت کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو حاسدوں کی زبانوں کو اُن پر کھول دیتا ہے

شعر: لَوْلَا اشْتِعَالُ النَّارِ فِيمَا جَاوَرَتْ
مَا كَانَ يُعْرَفُ طِيبُ عَرْفِ الْعُوْدِ

ترجمہ:

جس پڑوس میں وہ آگ ہے تو خوشبودار
لکڑی کی خوشبو کبھی نہ پہچانی جاتی۔

(27) س) مَوَاضِعُ تَقْدِيمِ الْمُبْتَدَاءِ عَلَى الْخَبَرِ وُجُوْبًا
خبر پر مبتدا کے وجوبًا مقدم کرنے کے مقامات۔

چار مقامات پر مبتدا کو مقدم کرنا واجب ہے

(1) جب مبتداء ان الفاظ میں سے ہو کہ جو صدارت
کا تقاضہ کرتے ہیں اور وہ اسمائے استفہام
اور شرط ہیں اور ما تعجبیہ ہے اور کم خبریہ
ہے اور ضمیر شان ہے اور وہ کلمہ جو لام
ابتداء سے ملا ہوا اور وہ اسم موصول کہ
جس کی خبر فاء سے ساتھ ملی ہوئی ہو

مَا أَعْظَمَ الْحَرَمَ

كَمْ طِفْلٍ مُشْغُولٌ فِي الطُّرُقَاتِ

(2) جب مبتداء خبر پر مقصور ہو

إِنَّمَا الْحَدِيْدُ صُلْبٌ

(3) جب مبتداء کی خبر ایسا جملہ فعلیہ ہو کہ اس
کا فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو کہ جو مبتداء پر لوٹنے والی ہو

اَلزَّهْرُ يَتَبَسَّمُ

(۷) جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہونے میں تخصیص کے اعتبار سے برابر ہوں۔

عَلِيٌّ صَدِيقِي۔

شعر: وَمَا الْمَالُ وَالْاَهْلُوْنَ اِلَّا وَدَائِعُ
وَلَا بُدَّ يَوْمًا اَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ۔

ترجمہ: اور نہیں ہے مال اور مال والے مگر ودیعت رکھے گئے۔ اور ضروری ہے کہ ایک دن لے ودائع (امانتیں) لوٹائی جائیں۔

(۱۲۸) مَوَاضِعُ تَقْدِيمِ الْخَبَرِ وُجُوبًا۔

خبر کو وجوبًا مقدم کرنے کے مقامات۔

خبر کو چار مقامات میں مبتداء پر مقدم کرنا واجب ہے۔

(۱) جب خبر ان الفاظ میں سے ہو کہ جو صدارت کا تقاضہ کرتے ہیں

مَتَى الْاِمْتِحَانُ

امتحان کب ہوگا

(۲) جب خبر مبتداء پر مقصور کر دی گئی ہو

اِنَّمَا السَّابِقُ مُحَمَّدٌ۔

بے شک محمد سبقت لے جانے والا ہے

(iii) جب خبر ظرف ہو یا جار مجرور ہوں اور مبتدا نکرہ ہو خبر مقدم ہے۔

عِنْدِیْ سَیَّارَۃٌ

میرے پاس کار ہے۔

(iv) جب مبتدا میں ضمیر خبر کے بعض پر عود کرے۔

عَلَی الْحِصَانِ سَرْجُہٗ

گھوڑے پر اُس کی زین ہے۔

شعر: رُبَّمَا اسْتَفْتَحْتَ بِالْمَزْحِ مَغَالِیْقَ الْحِمَامِ۔

ترجمہ: آپ نے اکثر اوقات موت کے بند دروازوں کو مذاق کے ساتھ ہی کھولا۔

شعر: اِنَّمَا السَّالِمُ مَنْ اَلْجَمَ فَاہُ بِلِجَامٍ۔

ترجمہ: وہ شخص ہمیشہ سلامتی میں رہا کہ جس نے اپنے منہ کو لگام ڈالی۔

(29) ۳) سَدُّ الْفَاعِلِ اَوْ نَائِبِہٖ مَسَدَّ الْخَبَرِ

فاعل یا اُس کے نائب کو خبر کے قائم مقام کرنا۔

(i) یہ بات اس مبتداء میں شرط ٹھہرائی گئی کہ جو ایسا مشتق ہو کہ فاعل یا نائب فاعل کو خبر کے قائم مقام رفع دے یاں طور کہ وہ حرف نفی یا حرف استفہام پر اعتماد کئے ہوئے ہو۔

مَا مُسَافِرٌ اَخُوْکَ

کوئی مسافر تیرا بھائی نہیں ہے

(۳) جب مشتق مفرد ہو اور اس کے متصل بعد والا
کلمہ مفرد ہو تو جائز ہے کہ مشتق ہو
اور اس کا ما بعد خبر کہ متصل ہو وہ مبتدا اور
مؤخر ہو فاعل یا نائب فاعل ہو قائم مقام ہو خبر کے اور یہ کہ مشتق خبر مقدم ہو

أَمُطِيعٌ الْخَادِمُ

کیا خادم فرمانبردار ہے۔

(۴) جب مشتق مفرد ہو اور اس کے بعد متصل
کلمہ تثنیہ یا جمع ہو تو واجب ہے کہ مشتق
مبتداء ہو اور اس کے بعد والا کلمہ فاعل یا
نائب فاعل ہو قائم مقام خبر کے

أَمُطِيعٌ الْخَادِمَانِ؟

(۷) جب مشتق تثنیہ یا جمع ہو اور اس کے
بعد والا کلمہ بھی اسی طرح ہو تو واجب
ہے کہ مشتق خبر مقدم ہو اور بعد والا
کلمہ مبتدا مؤخر ہو

أَمُطِيعُونَ الْخَادِمُونَ۔

شعر: وَهَلْ نَافِعِي أَنْ تُرْفَعَ الْحُجْبُ بَيْنَنَا
وَدُونَ الَّذِي أَمَّلْتُ مِنْكِ حِجَابُ۔

ترجمہ: اور کیا نفع مند ہوگا ہمارے درمیان
پردوں کا اٹھ جانا۔ سوائے اس کے امید
کی میں نے تجھ سے وہ پردہ ہے۔

شرٌ وَفِي النَّفْسِ حَاجَاتٌ وَفِيكَ فَطَانَةٌ
سُكُوتِي بَيَانٌ عِنْدَهَا وَخِطَابٌ ۔

ترجمہ: اور نفس میں کئی حاجات ہیں اور تجھ میں ذہانت ہے ۔ میرا سکوت اُس کے نزدیک بیان اور خطاب ہے ۔

اِنْ وَمَا وَلَا وَلَاتَ الْمُشَبَّهَاتُ بِلَيْسَ ۔ (30)

اِنْ ، مَا ، لَا اور لَاتَ مشبہ بِلَیْسَ کا بیان ۔

اِنْ ، مَا ، لَا اور لَاتَ حروف نفی لیس کا عمل کرتے ہیں ۔ یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں ۔ لیکن یہ عمل بغیر شرطوں کے نہیں کرتے ۔

(۱) اِنْ اور مَا کے عمل کرنے کے لیے یہ بات شرط ٹھہرائی گئی ہے کہ اُس کا اسم خبر پر مقدم ہوتا ہے اور یہ کہ ان دونوں کی نفی اِلَّا سے ساقط منقطع نہیں ہوتی ۔

اَلْقُصُورُ شَاهِقَةٌ

اِنِ الْقُصُورُ شَاهِقَةً

(۲) لَا کے عمل کے لیے دی گئی دو شرطوں سے بڑھ کر یہ بھی شرط ہے کہ ان کے دونوں معمول نکرہ ہوں ۔

اَلشَّارِعُ مُزْدَحِمٌ

اَلذَّخَائِرُ كَثِيرَةٌ

لَا شَارِعٌ مُزْدَحِمًا ۔ مَا الذَّخَائِرُ كَثِيرَةً

(iii) اور لاتَ کے عمل میں شرط ٹھہرایا گیا ہے
کہ اُس کا اسم اور خبر دونوں اسم زمان
ہوں اور یہ اُن میں سے ایک کو حذف کیا
جائے۔

اَلْوَقْتُ وَقْتُ نَدَامَةٍ۔
لَاتَ وَقْتَ نَدَامَةٍ۔

شعر: مَا كُلُّ مَا فَوْقَ الْبَسِيْطَةِ كَافِيًا۔
وَإِذَا قَنَعْتَ فَبَعْضُ شَيْءٍ كَافٍ۔

ترجمہ: نہیں ہے سطح زمین پر کوئی چیز جو کہ
کافی ہو۔ اور جب تو قناعت کرے
تو تھوڑی چیز بھی کافی ہو جائے گی۔

شعر:
وَمَا الْمَرْءُ إِلَّا الْأَصْغَرَانِ لِسَانُهُ
وَمَعْقُوْلُهُ وَالْجِسْمُ خَلْقٌ مُصَوَّرٌ۔

ترجمہ:
اور نہیں ہے آدمی کوئی ایسا کہ جو کچھ
ہوں اُس کی دو چیزیں (یعنی) اُس کی زبان
اور عقل و فہم۔ اور جسم ایک ایسی تخلیق
شدہ چیز ہے کہ جس کو شکل و صورت
حاصل ہے۔

شعر:

وَمَا الْحُسْنُ فِي وَجْهِ الْفَتَىٰ شَرَفًا لَهُ
إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي فِعْلِهِ وَالْخَلَائِقِ

ترجمہ:

اور نہیں خوبصورتی نوجوان کے چہرے میں کہ اُس کو عزت و مقام حاصل ہو۔ جب تک کہ اُس کے افعال اور اخلاق میں خوبصورتی اور کمال نہ ہو۔

قاعدہ نمبر (۱۵)

زِيَادَةُ الْبَاءِ فِي خَبَرِ لَيْسَ وَمَا

لیس اور ما کی خبر پر بائے زائدہ کا استعمال۔

(۱) جائز ہے کہ لیس اور ما کی خبر بائے زائدہ کے ساتھ ملی ہوئی ہو تو وہ لفظ کو ظاہراً جر دیتی ہے اور اُس کو منصوب رکھنی ہے تقدیراً۔

لَيْسَ الْفَقْرُ عَيْبًا

فقر عیب نہیں ہے۔ لَيْسَ الْفَقْرُ بِعَيْبٍ

مَا التَّنَافُسُ مَذْمُومًا

رغبت کرنا برا نہیں ہے

مَا التَّنَافُسُ بِمَذْمُومٍ

شعر وَلَيْسَ أَخُوكَ الدَّائِمُ الْعَهْدِ بِالَّذِي
يَذُمُّكَ إِنْ وَلَّى وَيُرْضِيكَ مُقْبِلًا۔

ترجمہ
اور نہیں ہے تیرا بھائی وعدہ کی پاسداری
کرنے والا۔ اس شخص کے ساتھ کہ جو تیری
مذمت کرتا ہے اگر پیٹھ پھیرے اور
تیرے سامنے تجھ سے راضی ہوتا ہو۔

شعر
وَمَا كُلُّ ذِي لُبٍّ بِمُؤْتِيكَ نُصْحَهُ
وَمَا كُلُّ مُؤْتٍ نُصْحَهُ بِلَبِيبٍ۔

ترجمہ=
اور نہیں ہے ہر ایک ایسی عقل والا کہ
جو دینے والا تجھ کو اپنی نصیحت۔
اور نہیں ہے ہر ایک جو اپنی نصیحت
عقل کے لیے عطا کرے۔

قاعدہ نمبر (32)

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ وَالرَّجَاءِ وَالشُّرُوعِ

افعال مقاربہ رجاء اور شروع کا بیان۔
ان افعال سے متعلق کہ جو کان کی طرح
عمل کرتے ہیں۔
(1) افعال مقاربہ اور وہ یہ ہیں۔ کَادَ
کَرُبَ۔ اَوْشَکَ اور یہ خبر کے قریب

ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔
کَادَتِ الشَّمْسُ تَغِیْبُ
کَرَبَ الشِّتَاءُ اَنْ یَنْقَضِیَ۔ اَوْشَکَ الْمَالُ اَنْ یَنْفَدَ
(۲) افعالِ رجاء اور وہ یہ ہیں عَسٰی، حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ اور یہ خبر کی امید کے وقوع پر دلالت کرتے ہیں۔
عَسَی الْمُسَافِرُ اَنْ یَئُوْبَ
حَرَی الْغَائِبُ اَنْ یَحْضُرَ۔ اِخْلَوْلَقَ السَّمَاءُ اَنْ یَمْطُلَ
(۳) افعالِ شروع اور وہ یہ ہیں۔ شَرَعَ، اَنْشَأَ، اَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ، عَلِقَ، قَامَ، اَقْبَلَ اور هَبَّ ہیں۔ اور یہ خبر کے شروع ہونے یا ابتدا ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔
شَرَعَ الطِّفْلُ یَبْکِیْ۔ اَنْشَأَ الرَّعْدُ یَقْصِفُ
اَخَذَ الثَّوْبُ یَبْلٰی۔ کپڑا پرانا ہونا شروع ہوا۔
(۴) ان افعال میں یہ شرط ہے کہ ان کی خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کا فعل مضارع جو کہ اَنْ سے خالی ہو باوجود کَادَ کَرَبَ اور افعالِ شروع کے اور ملا ہوا ہونا اَنْ کے ساتھ باوجود اَوْشَکَ عَسٰی، حَرٰی اور اِخْلَوْلَقَ کے اور کبھی فعل ملا ہوتا ہے اَنْ کے ساتھ قلت کے معنی پر دلالت کرنے کی وجہ سے

گا اور کرب میں جبکہ وہ خالی ہوتا ہے اس سے قلت برا و تنگی اور عسی میں

شعر

إِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ
إِلَيْهِ بِوَجْهٍ آخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ۔

ترجمہ

جب میرا نفس کسی چیز سے پھر جائے (یعنی جب میرا دل کسی چیز سے اُچاٹ ہو جائے) تو ممکن نہیں ہے کہ پھر کبھی زمانے کے سامنے کسی دوسرے چہرے کے ساتھ آئے۔

قاعدہ نمبر (۲۷)

تخفیف إِنَّ وَ أَنَّ وَ كَأَنَّ وَ لٰكِنَّ۔

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، اور لٰکِنَّ کی تخفیف کا بیان۔

(۱) مخفف کیا جاتا ہے اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ اور لٰکِنَّ کو بہر حال ان کو تخفیف کے وقت عمل دینا اور مہمل رکھنا دونوں طرح جائز ہے اور جب یہ مہمل ہو تو خبر پر لام ابتدائیہ داخل ہوگا جو کہ اثبات اور نفی کے درمیان فرق کرنے والا ہوگا جبکہ اَنَّ اور کَاَنَّ پس وہ دونوں مہمل نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ ان دونوں میں اسم ضمیر شان ہوتی ہے جو کہ محذوف ہوتا

ہے اور جبکہ لیکن اس کو مہمل رکھنا ہے واجب

مثلاً یعنی عمل نہ دینا ہی واجب ہے ۔

ہے اِنَّ مَرَضَهُ عُضَالٌ ۔ أَوْ اِنَّ مَرَضَهُ لَعُضَالٌ

اس کی بیماری لاعلاج ہے ۔

بَلَغَنِي أَنْ لَمْ يُقْبَضْ عَلَى اللِّصِّ ۔

مجھے یہ بات پہنچی کہ چور پر قابو نہیں پایا جا سکا

۷) كَأَنْ قَدْ طَلَعَ الْقَمَرُ

گویا کہ چاند طلوع ہو گیا ۔

۸) اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ لٰكِنِ الْمَطَرُ نَازِلٌ

سورج نکلا ہوا لیکن بارش برس رہی ہے ۔

شعر

كَأَنْ لَمْ يَكُنْ كَالْغُصْنِ فِي مَيْعَةِ الضُّحَا ۔

سَقَاهُ النَّدَى فَاهْتَزَّ وَهُوَ رَطِيبُ ۔

ترجمہ :

گویا کہ تو مثل اس ٹہنی کے نہیں تھا جو

چاشت کے ابتدائی وقت میں اس کی حالت

ہوتی ہے کہ اس کو شبنم نے سیراب ہو اور

وہ خوش ہو گئی ہو حالانکہ وہ لچک والی

نرم و نازک اور تر و تازہ ہوتی ہے ۔

شعر

كَأَنْ لَمْ يَكُنْ كَالْبَدْرِ يَلْمَعُ نُورُهُ ۔

يَا صُدْقًا فِيهِ لَنَا ... نُعُومٌ

ترجمہ: گویا کہ میں تھا تو مثل اس موتی کے
کہ جس کا نور اس کی سیپول کی وجہ سے
چمکتا ہے۔ جب تک اُس کو ہر طرف سے
سوراخ نہ گھیر لیں۔

قاعدہ نمبر (۱۳)
كَفُّ اِنَّ وَاَخَوَاتِهَا عَنِ الْعَمَلِ

اِنَّ اور اُس کے اخوات کو عمل سے روکنے کا بیان

(۱) جب مَا کافہ اِنَّ اور اُس کے اخوات
کے ساتھ متصل ہوتا ہے تو اُس کو عمل سے
روک دیتا ہے اور اُس کے اسماء کے ساتھ
اختصاص کو زائل کر دیتا ہے۔ مگر لَیتَ میں
یہ بات جائز نہیں ہے دلیں جائز ہے اُس
کو عمل دینا اور اُس کو عمل سے ملغاء رکھنا
اور اس کا اسماء کے ساتھ اختصاص زائل
نہیں ہوتا۔

جیسے: اِنَّمَا الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ
یقیناً قناعت خزانہ ہے۔
لَيْتَمَا الْإِنْسَانَ كَامِلٌ
لَيْتَمَا السُّرُوْرُ دَائِمٌ

شعر: إِنَّمَا الدُّنْيَا هِبَاتٌ
وَعَوَارٍ مُسْتَرَدَّةٌ۔

ترجمہ: یہ دنیا تو بس گویا سواریوں کی مثل ہے
جو کہ مستعار لی گئی اور جلد لوٹالی جائے گی

شعر: شِدَّةٌ بَعْدَ رَخَاءٍ
وَرَخَاءٌ بَعْدَ شِدَّةٍ

ترجمہ:
سختی کے بعد نرمی ہے اور نرمی
کے بعد سختی ہے۔

(قاعدہ نمبر 35)

لَا النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ۔

لائے نفی جنس کا بیان۔

(۱) لائے نفی جنس إِنَّ جیسا عمل کرتا ہے۔ پس وہ مبتداء کو نصب دیتا ہے جس کا نام اُس کا اسم رکھا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتا ہے اس کا نام اس کی خبر رکھا جاتا ہے۔

(۲) لَا رَاعِيَ غَنَمٍ فِي الْحَقْلِ
بکریوں کا کوئی چرواہا کھیت میں نہیں ہے

(۳) اس کے اسم کو اُس وقت نصب دیا جاتا ہے جب وہ مضاف ہو یا مشابہ مضاف ہو اور جب وہ مفرد ہو تو نصب دیا جاتا ہے۔ مبنی بر فتحہ کا۔

لَا رَاكِبًا فَرَسًا فِي الطَّرِيقِ۔ کوئی گھوڑسوار راستے میں نہیں ہے۔

اس کے عمل میں یہ شرط ہے کہ اس پر حرف
جار داخل نہ ہو اور [illegible] دوسرا
یہ کہ اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں
اور اس کا اسم اس سے جدا نہ کیا گیا ہو۔
پس اگر پہلی شرط نہ پائی گئی تو اس کا
عمل باطل ہو جائے گا اور اگر دوسری شرطوں
میں سے ایک شرط پائی گئی تو اس کا عمل بالکل
باطل ہو گا اور لام کا تکرار ضروری ہو گا۔

لَا سُرُورٌ دَائِمٌ

کوئی خوشی ہمیشہ رہنے والی نہیں۔

شعر: وَلَا خَيْرَ فِي حُسْنِ الْجُسُومِ وَنُبْلِهَا۔
إِذَا لَمْ تَزِنْ حُسْنَ الْجُسُومِ عُقُولُ۔

ترجمہ:
اور نہیں ہے کوئی خیر جسموں کے حسن
اور جسموں کے کمال میں۔
جب تک کہ عقلیں جسموں کے حسن کا
وزن نہ کر لیں۔

شعر: وَلَا خَيْرَ فِي حِلْمٍ إِذَا لَمْ تَكُنْ لَهُ
بَوَادِرُ تَحْمِي صَفْوَهُ أَنْ يُكَدَّرَا ۔ ۱۵

ترجمہ: اور نہیں ہے کوئی خیر بردباری میں کہ
جب تک اس بردباری کے لئے ایسے سبقت
کرنے والے نہ ہوں کہ اپنے دوست

کو بچا لیں اس بات سے کہ وہ گدلا ہو جائے

قاعدہ نمبر (36)

لا سیما

تخصیص کا بیان

(1) لا سیما کا مرکب کلمہ اُس کے مابعد کی ماقبل پر فضیلت کو ظاہر کرنے کے حکم میں لایا جاتا ہے۔

(2) وہ اسم جو کہ لا سیما کے بعد واقع ہو اگر وہ معرفہ ہو تو اُس میں صرف رفع اور جر ہی جائز ہے نہ کہ اُس کے علاوہ کچھ اور اور اگر وہ نکرہ ہو تو اُس میں تینوں اعراب جائز ہیں۔

(1) سَاعِدِ النَّاسَ وَلَا سِيَّمَا الْفُقَرَاءُ اَوِ الْفُقَرَاءِ

لوگوں کی مدد کر بالخصوص فقراء کی۔

اُحِبُّ سُكْنَى الْقُرَى وَلَا سِيَّمَا قَرْيَةٌ عَلَى النِّيلِ اَوْ قَرْيَةٍ اَوْ قَرْيَةً۔

میں بستی میں زندگی گزارنے کو پسند کرتا ہوں بالخصوص وہ بستی جو نیل کے کنارے پر ہو۔

قاعدہ نمبر (37)

مَا يَنُوْبُ عَنِ الْمَصْدَرِ فِي بَابِ الْمَفْعُوْلِ الْمُطْلَقِ

مفعول مطلق کے باب میں مصدر کے قائم مقام (نائب) کا بیان۔

1: مصدر کے قائم مقام اس کے مرادف کو اس کی صفت کو اور یا جو اُس نوع یا عدد پر دلالت کرے یا اُس کے آلہ پر دلالت کرے اور کل اور بعض دو لفظ اس مصدر کی طرف مضاف ہوئے پس اور اُس کی طرف اشارہ کرنا اور اُس کی ضمیر کو قائم مقام بنایا جاتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کو مفعول مطلق کا نائب ہونے کی بنا پر نصب دی جاتی ہے۔

سَارَ الْقِطَارُ سَرِيْعًا ریل بہت تیز چلی

جَدَّ الطَّالِبُ كُلَّ الْجِدِّ۔ طالب علم نے بھرپور محنت کی

أَحْسَنَ الْعَامِلُ بَعْضَ الْإِحْسَانِ۔

مزدور نے قدرے اچھا کام کیا۔

قاعدہ نمبر (38) اَلْاِضَافَۃُ

اضافت کا بیان۔

(۱) اَلْاِضَافَۃُ الْمَعْنَوِیَّۃُ وَاللَّفْظِیَّۃُ

(اضافت معنوی اور لفظی کا بیان)

اضافت کی دو قسمیں ہیں معنویہ اور لفظیہ

(۱) پس اضافت معنویہ وہ ہے کہ جو مضاف کی تعریف اور تخصیص کا فائدہ دے اور مضاف اُس سے اُس کلمہ میں ہوتا ہے جو کہ وصف ہوکر اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔

نُوْرُ الشَّمْسِ قَوِیٌّ

سورج کی روشنی طاقتور ہے

(۲) اور اضافت لفظیہ مضاف کو صرف تنوین کے حذف کی وجہ سے تخفیف کا فائدہ دیتی ہے اگر وہ اصل تنوین والا کلمہ ہو یا تثنیہ ہو یا جمع مذکر سالم ہو اور اُس میں وصف کو اس کے معمول کی طرف مضاف کیا جاتا ہے۔

أَشُمُّ رَائِحَۃَ وَرْدٍ

میں گلاب کے پھول کی خوشبو سونگھ رہا ہوں

(ب) اضافت معنویہ میں مضاف پر مطلقاً الف لام کا داخل ہونا ممنوع ہے۔ اور لیکن اضافت لفظیہ میں بھی ممنوع ہے

سَرِیْعُ الْغَضَبِ مَذْمُوْمٌ

(i) ایک یہ کہ مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا کلمہ ہو۔ اَلْحَافِظُوْ دُرُوْسِهِمْ مُكَرَّمُوْنَ

اپنے اسباق کو یاد کرنے والوں کے دونوں سبق اچھے ہونگے

(ii) دوسرا یہ کہ مضاف الیہ الف لام کے ساتھ ملا ہوا ہو یا اس کی طرف مضاف کہ جس میں الف لام ہو۔

اَلْمُنْصِفُ النَّاسِ مَحْبُوْبٌ

لوگوں میں انصاف کرنے والا پسند کیا جاتا ہے۔

(۲) اَلْمُضَافُ اِلٰى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ

یائے متکلم کی طرف مضاف ہونے والے کلمہ کا بیان

قاعدہ نمبر (39)

جب کسی اسم کی یائے متکلم کی طرف اضافت کی جائے تو اس کے آخر کو یاء کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ دیتے ہیں اور اس میں یاء کو ساکن کرنا اور فتحہ دینا بھی جائز ہے مگر جب وہ مقصور ہو یا منقوص تثنیہ ہو یا جمع مذکر سالم ہو تو اس وقت مضاف کے آخر اور یاء کے فتحہ کو ساکن کر دینا واجب ہے۔

سَمَوْتُ بِآدَابِيْ اَوْ بِآدَابِيَ۔

میں اپنے آداب کی وجہ سے بلند ہوا۔

قاعدہ نمبر (۵)

مَا یُضَافُ اِلَی الْجُمْلَۃِ وُجُوْبًا وَجَوَازًا

وہ چیزیں کہ جن کا جملہ کی طرف مضاف ہونا واجب یا جائز ہے۔

(۱) حَیْثُ اِذْ اور اِذَا یہ ظروف مبنی ہیں یہ صرف جملہ کی طرف ہی مضاف ہوتے ہیں

جَلَسْتُ حَیْثُ جَلَسَ الْمُنْذِرُ

جِئْتُ اِذِ الْمَطَرُ ھَاطِلٌ اُجِیْبُکَ اِذَا دَعَوْتَنِیْ

(۲) اسم زمان مبہم وہ ہے کہ جو غیر محدود وقت پر دلالت کرے۔ اور وہ جملہ اور مفرد کی طرف مضاف ہو پس جب اس کو جملہ کی طرف مضاف کیا جائے تو اس کو معرب پڑھنا بھی جائز ہے اور مبنی بر فتحہ پڑھنا بھی

نَزَلَ الْمَطَرُ عَلٰی حِیْنِ الْفَلَّاحُ قَانِطٌ اَوْ حِیْنَ

بارش اس وقت آئی جب کسان ناامید ہو چکا تھا

شعر

وَالنَّفْسُ رَاغِبَۃٌ اِذَا رَغَّبْتَھَا

وَاِذَا تُرَدُّ اِلٰی قَلِیْلٍ تَقْنَعُ۔

ترجمہ

اور نفس رغبت کرنے والی چیز ہے جب تو اس کو کسی چیز کی طرف راغب کرے اور جب تو اس کو کسی تھوڑی سی چیز کی طرف لوٹائے تو وہ قناعت کر لیتا ہے